وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض

الحمد للہ کہ این عجالہ نافعہ و برہان ساطعہ مسمے بہ

حجۃ بالغہ

از تصنیف عمدۃ الفضلا قدوۃ العلما مولوی شبیر علی صاحب امروہوی ادام اللہ فیوضہم

بمطبع احتشامیہ واقع مرادآباد باہتمام قاضی محمد فصیح الدین طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی بعد حمد وصلوٰۃ کے واضح ہو کہ یہ آیت قرآنی واسطے رد مذہب شیعہ کے
کافی ہے اور نص ہی خلافت خلفاء راشدین پر قولہ تعالیٰ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی
ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ
بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ترجمہ وعدہ کیا اللہ نے اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین
تم مین سے اور عمل کئے اچھے البتہ البتہ خلیفہ کریگا انکو زمین مین جیسے کہ خلیفہ کیا اون لوگون کو جو
پہلے اونسے تھے اور البتہ البتہ جگہ دیگا دین اونکے کو جو پسند ہی واسطے اونکے اور البتہ البتہ بدل دیگا اونکو
بعد اونکے خوف کے امن کو عبادت کرینگے میری نہین شریک کرینگے ساتھ میرے کسی چیز کو اور جو کوئی کفر کریگا بعد اسکے
پس وہ لوگ بدکار ہین۔ سمجھنا چاہیے کہ وعدہ کرنا اللہ کا حق ہے بدلیل اسی آیت قرآنی کے اور منکر
اوسکا کافر اور وعدہ کیا ہے اون لوگون کو جو ایمان لا چکے ہین بعد کفر کے کس سبب سے کہ آمنوا فعل
ماضی ہی دلالت کرتا ہے زمانہ گذشتہ پر تو سابق ہونا وعدہ سے ایمان کا ضرور ٹھہرا اسواسطے یہ لفظ

لا چکے ہین) کا صادق ہوگیا تو ثابت ہو گیا کہ جو لوگ آگے کو پیدا ہونگے یا ایمان بعد وعدے کے لاوے
اونکو بموجب وعدے کے خلیفہ نہین ہوسکنے کے تو اونکا موعود من اللہ ہونا رد ہوا اور یہہ جو مین نے لکھا کہ بعد کفر
کے ایمان لاوے ہین اس سبب سے کہ آمَنُوا فعل ہے اور فعل دلالت کرتا ہے حدوث پر تو حدوث ایمان کا
بعد کفر کے ہی ہوگا تو بموجب مذہب شیعہ کے حضرت علی مرتضیٰ اَلَّذِیْنَ آمَنُوا مین نہین ہین بلکہ مومنین مین ہین
لفظ مومن اسم ہے اور اسم دلالت کرتا ہے ثبوت پر تو مومنین مین ہین اَلَّذِیْنَ آمَنُوا مین نہین ہین کس سبب سے
کہ اگر اَلَّذِیْنَ آمَنُوا مین ہون تو کسیوقت مین لفظ کفر کا اونکے واسطے ثابت ہو جاویگا اور یہہ منافی اونکی عصمت کے
ہی تو بہی موعود من اللہ نہوئے اور یا معصوم نہین اور عصمت جناب امیرؑ کی اصل ہے مذہب تشیع کی یہہ جڑ اوکھڑ
جاویگی اور بموجب مذہب اہل سنت والجماعت کے جناب امیرؑ موعود من اللہ اور اَلَّذِیْنَ آمَنُوا کی حد مین شامل
اور صحابہ کے ہین او رمعصومین مین نہین ہین اور مِنْکُمْ مین ضمیر خطاب کی ہے تو معلوم ہوا کہ جو حاضرین اوسوقت کے
ہین اونہین سے ہی خلیفہ ہونگے اگر مِنْ واسطے تبعیض کے ہو یا وہ خود حاضرین ہین اوسوقت کے ہونگے
جو مِنْ بیانیہ ہو باوجود تعین شخصی کے اطلاق وعدہ خلافت کا سب پر ایسی مثال ہے کہ بادشاہ ہند تو ملکہ
ہو مگر سلطنت انگریزون کی کہلائی جاتی ہے ایسے ہی صحابہ کے واسطے وعدہ ہوا کہ تمکو خلیفہ کیا جاویگا
یعنی تم مین سے ایک کو خلیفہ کیا جاویگا اور تم سب اوسکے تابع رہوگے تو وہ بہی وعدہ خلافت کا تم سبکو ہی
ہی مگر غیر صحابہ موعود من اللہ نہین ہوسکتے پہر بعد وعدہ کے جو پیدا ہونگے یا بعد وعدہ کے جو ایمان لاوینگے
یا مومنین جو بعد کو پیدا ہونگے جیسے ائمہ جنکو شیعہ معصومین کہتے ہین وہ موعود من اللہ نہین ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
یعنی عمل کر چکے ہین نیک یعنی جہاد کافرون سے جسکے صلہ مین یہہ وعدہ دیا گیا ہے اور یہہ اونہین کو چاہیے تھا
یہہ کچھ معنی نہین رکھتا کہ جہاد تو کیا ہو اونہون نے اور وعدہ دئے جاوین بعد کے لوگ اور حاضرین
مجاہدین کچھ مستفید نہون پس سابق ہونا ایمان اور عمل کا وعدہ سے نصًّا ثابت ہے اوسکا منکر کافر ہے
اہل تشیع دعویٰ ایمان کرتے ہین اور دعویٰ ایمان مع انکار نص کے جمع نہین ہوسکتا اگر انکار نص کا کرینگے
تو کافر ہو جاوینگے مومن نہ رہینگے اور اگر انکار نص کا کرینگے اور تسلیم نص کرینگے تو شیعہ نہ رہینگے ۔ لیستخلفنهم

فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ یعنی خلیفہ کریگا اونکو زمین مین جیسکہ خلیفہ کیا اونکو جو پہلے اونکے
تہے۔ یہہ تشبیہ ثابت ہوتی ہے نسبت خلافت فی الارض کے یعنی بادشاہت زمین مین ہوگی جیسے پہلے
لوگون کو ہوئی ہے اور یہہ وعدہ وفا ہوا سب خلفاء راشدین کے واسطے لیکن ثبوت خلافت اول ابوبکر
صدیق رضی کے واسطے ہوا کہ اپنے عہد مین خلیفہ رسول اللہ کہلائے زبانی سب خلقت کے سب مہاجرین و انصار نے
بیعت کی اور جناب امیر نے تین دفعہ اسواسطے کہ کوئی دعوی نہ کرے اِس بات کا کہ جناب امیر نے بیعت نہین کی
اور کسیوقت مین اختلاف نہین کیا باوجودیکہ آپ دبے ہوئے نہ تھے اور اسد اللہ الغالب تھے اور شیرون پر اطلاق
جبن کا نہین ہوسکتا مگر شیعہ ابھی تک اطلاق جبن کا کئے جاتے ہین چنانچہ جامع عباسی مین حضرت فاطمہ
زہرا سے نقل کرتے ہین [کہ ہمچو جنانان در خانہ گریختہ و دشمنان میروند و میبرند و تو از جاے خود حرکت نمیکنی]
بعضے شیعہ یہہ کہتے ہین کہ بسبب جبن کے جناب امیر نے خلافت نہین چھوڑی بلکہ اس سبب سے چھوڑی ہے کہ اونکو
پیغمبر خدا نے فرما دیا تھا کہ تم جنگ مت کیجیو مگر بیوقوف اتنا نہین سمجھتے کہ کبھی تو منع کرنا ہی خلافت سے کہ خلافت کا
دعوی مت کیجیو خلافت ابوبکر رضی کو پہونچیگی اللہ انکار کرتا ہے اس سے کہ سواے ابوبکر کے کوئی اور خلیفہ ہو
اور وعدہ بہی کرچکا ہے کہ مین خلیفے کرونگا تو تم زبردستی اول خلیفہ نہین ہوسکتے بعد کو ہوگے جب تمہاری
باری اویگی اور جھگڑا کرنے مین میری امت مین فساد پہیل جاویگا اور دین کی تمکین نہین ہونے کی چنانچہ صحیح مسلم مین
عائشہ رضی سے روایت ہے کہ کہا کہ فرمایا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت مین کہ بلا باپ اور بہائی اپنے کو تاکہ
لکھدون مین کتاب کو مین ڈرتا ہون کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنیوالا اور کہے کوئی کہنے والا کہ مین ہون لائق خلافت کے
حالانکہ انکار کرتا ہی اللہ تعالے اور مومنین کہ سوا ابوبکر کے کوئی اور خلیفہ ہو اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ مرض الموت مین آپکا ارادہ
ابوبکر کو خلافت لکھنے کا تہا جب عمر خطاب نے یہ عرض کیا کہ حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ یعنی وعدہ الہی جو آیت استخلاف مین نسبت خلافت کے
ہوگیا ہے کوئی اختلاف ہم نہین کرینگے دل جمع رکھیے پس آپ خاموش ہوگئے اگر حضرت علی کو خلافت کا لکھنا مدنظر اشرف
ہوتا تو عمر خطاب کے اس کہنے سے چپ نہوتے اب شیعہ صاحب یہ کہین کہ جناب امیر کو موضع جحفہ مین غدیر خم پر خلیفہ کیا ہے
جواب اوسکا یہہ ہے کہ جس حدیث سے تم خلافت حضرت علی کی دلیل پکڑتے ہو وہ حدیث مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ ہے اور

لفظ مولیٰ کو بمعنی خلیفہ اور اَولیٰ بالامامت کے قرار دیتے ہو کہیں علوم عربیہ میں مَفعل بمعنی اَفعل کے نہیں آیا ہے
ہو سکے مولیٰ کا بمعنی اَولیٰ بالامامت کے ہوجاے لفظ مولیٰ کا مشترک ہے تین معنی میں آقا اور غلام اور دوست
اور معنی لفظ مشترک کے قرینہ سباق وسیاق سے پاے جاتے ہین اول اوس حدیث کا اَلَستُ اَولیٰ بِالمُؤمِنِینَ
مِن اَنفُسِہِم ہی کہ لفظ اولیٰ کا صیغہ افعل التفضیل کا ہے جب وہ مِن کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے تو دخول مِن
سی فضیلت صفت ثابت کرتا ہی اوس شخص کی جسکے واسطے وہ صیغہ مستعمل ہوتا ہے تو ماخذ اسکا وِلا ہے بمعنی دوستی
کے تو دوستی مین فضیلت ثابت ہوگی یعنی اپنے جانون کو بھی دوست رکھتے ہو اور مجھکو بھی دوست رکھتے ہو لیکن مجھکو
اپنی جان سے زیادہ دوست رکھتے ہو یا نہین قالو ابلیٰ یارسول اللہ یعنی کہا مومنین نے کہ ہم آپ کو اپنی جانون
سے زیادہ دوست رکھتے ہین اگر معنی اولیٰ کے حاکم کے قرار دیے جاوین تو صفت حاکمیت کی صحابہ مین یہی
جو زیادتی حاکمیت کی آپکی ذات شریف مین قائم کیجاوے پس معلوم ہوا کہ زیادتی وِلا کی یعنی دوستی کے اثبات
کیا تھا تو اس اولیٰ کے معنی دوست تر کے ثابت ہوگئے وہی ماخذ اور مادہ مولیٰ کا ہے وہان پر بھی معنی محبوب کے
قائم ہونگے اور آخر اوس حدیث کا اَللّٰہُمَّ وَالِ مَن وَالَاہُ وَعَادِ مَن عَادَاہُ وَاَحِبَّ مَن اَحَبَّہٗ وَاَبغِض مَن اَبغَضَہٗ
وَانصُر مَن نَصَرَہٗ وَاخذُل مَن خَذَلَہٗ ہی یہان پر معنی وَالِ کے کہ ماخذ اوسکا وِلا ہے دوست رکھو کے ہین
بقرینہ عَادِ مَن عَادَاہُ کے کہ معنی اوسکے دشمن رکھ اوس شخص کو جو دشمن رکھے علی کو کہ تُعرَفُ الاَشیَاءُ بِاَضدَادِہَا
اِن دونون جملون کے درمیان مین لفظ مولیٰ کا ہے ہر شخص کو ثابت ہوجائیگا کہ مولیٰ کے معنی دوست کے ہین
کیا شیعون کو ثابت نہین ہوتا کہ قرینہ سباق وسیاق سے دوست کے پاے جاتے ہین مگر اِن کو تفرقہ اسلام
مین ڈالنا منظور ہی تو مصداق آیت اَلَّذِینَ فَرَّقُوا دِینَہُم وَکَانُوا شِیَعًا لَستَ مِنہُم فِی شَیءٍ کے مین داخل ہین اور مثال
اوس لفظ مشترک کی ایسی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ بہشت کی تعریف مین فرماتا ہے فِیہَا عَینٌ جَارِیَۃٌ تو عین کے
معنی بھی مشترک ہین یہان پر قرینہ سباق سے ندی کے پاے جاتے ہین اگر کوئی اسکے معنی آنکھ کے لیلے کہ
بہشت مین آنکھین جاری ہین تو آنکھین جاری ہونا عبارت رونے سے ہے تو اسکو خبطی ومجنون کہینگے
اور اگر واسطے دھوکا دہی مسلمانون کے عمداً کہیگا تو کافر ہوجاویگا ایسے ہی لفظ مولیٰ کو عین پر قیاس کرنا چاہیے

اور دوسرا جواب یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلیفہ کرنے کا کیا منصب تھا کہ جناب امیر کو
خلیفہ کرتے اللہ تعالی تو اپنی نسبت خلیفہ کرنے کا وعدہ کرچکا تھا کیونکہ آیت استخلاف سابق ہے جیسا کہ
مذکور ہے کہ بعد اکمال دین کے زبان مبارک سے صادر ہوئی ہے ہان امامت کرانیکا آپ کو منصب تھا سو
مرض موت مین ابو بکر صدیق کو امام گردان دیا اور تمکین فی الارض کا دال ہے تسلط فی الارض پر اور نص سے
خلافت ظاہری مین جسکو بادشاہت کہتے ہین اور دیگر ائمہ کو خلافت ظاہری نہین ہوئی جو ایفاء وعدہ اونمین
منصور ہوتا اور خلیفہ ہونا ابو بکر کا امر الٰہی سے ثابت ہے تو ایفاء وعدۂ الٰہی اونکی ذات مین اگر اونکے وعدہ
سے نہوتا اور وعدۂ الٰہی کسی اور کو ہوتا تو وعدۂ الٰہی مین خلاف لازم آتا اور اللہ تعالی وعدہ خلافی نہین کرتا چنانچہ
فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَاد ۔ جو کوئی نسبت اللہ تعالی کے وعدہ خلافی ثابت کریگا بسبب انکار
آیت مذکورہ کے کافر ہو جاویگا اور اگر یہ کہیے کہ وعدہ تو حضرت علیؑ کے واسطے کیا تھا ابو بکر صدیق نے زبردستی
خلافت چھین لی اسمین کئی قباحتین لازم آتی ہین **ایک** تو یہ اللہ نے وعدہ کو موکد کیا ساتھ لام تاکید اور
نون ثقیلہ کے دو دو تاکیدین تین صیغون مین تو چھ تاکیدین ہوئین تو چھ تاکیدون سے وعدہ کرنا اور وہ بھی
جھوٹا وعدہ کرنا شان الٰہی سے بہت بعید ہے تَعَالَی اللّٰہُ عَنْ ذَالِکَ عُلُوًّا کَبِیْرًا۔ کہ وعدہ کرے حضرت علیؑ
اور اماموں کو اور دیدے ابو بکر صدیق کو کہ شیعون کی دانست مین اونکے دشمن ہین دوست کو وعدہ کرنا
اور دشمن کو دیدینا کیسے وعدہ خلافی نسبت اللہ تعالی کے ثابت کرتے ہین اور اگر یہ کہیے کہ ابو بکر صدیق
نے زبردستی چھین لیا اور اللہ تعالی کا ارادہ علی مرتضی کے خلیفہ کے کرنیکا تھا تو زبردست ہونا ابو بکر صدیق کا
اللہ تعالی سے بھی لازم آتا ہے علی مرتضی کو تو کمزور ثابت کرتے ہی ہین جو غالب کل غالب ہین اللہ تعالی کو
بھی کمزور ثابت کرنے لگے اللہ تعالی کا رتبہ گھٹا دیا اور ابو بکر صدیق کا رتبہ بڑھا دیا اور ترجیح ملک کہ صفت
اللہ تعالی کی ہے ابو بکر صدیق کو ثابت کردی۔ اور **دوسری** قباحت یہ کہ اللہ تعالی کو اس چھین لینے
کے وعدہ کے وقت مین خبر تھی یا نہین اگر خبر تھی تو آپ کیون وعدہ کیا اور خلیفہ کرنے کی نسبت اپنی طرف
کیون لگائی اور جھوٹ کیون بولا۔ اور اگر خبر نہ تھی تو نسبت کرنا جہل کا اللہ کی طرف لازم آتا ہے

اور اگر کہیے کہ شک تھا تو تاکید وعدہ ساتھ چھ تاکیدون کے فضول ہوا جاتا ہے جو قباحات دیگر
کہ پیدا ہوتی ہین اور میرے ذہن مین بھی آتی ہین اگر اونکو بیان کرودن تو کتاب طویل ہو جاے
جو کوئی کہ عقل سلیم اور ذرہ ایمان قرآن عظیم پر رکھتا ہوگا اپنے وجدان کو اسطرف رجوع کریگا قطعی باور
نکریگا کہ موعود من اللہ سے غیر موعود من اللہ بھین لے وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ ترجمہ
اور البتہ البتہ جاے قرار اور سکان پذیر کریگا واسطے اون کے دین اون کے کو کہ پسند ہوا واسطے اونکے
ظاہر ہے کہ یہہ امر یعنی جگہ پکڑنا دین پسندیدہ خدا و صحابہ کا خلفا کے زمانہ مین ہوا یہان تک کہ عمر خطاب کے
زمانہ مین چالیس ہزار شوالہ ڈہا کر بجاے اون کے چالیس ہزار مسجدین قائم کی گئین اور نو کروڑ کافر
مسلمان ہوے اور نو کروڑ کافر فی النار اور چھتیس ہزار شہر فتح ہوے اور اونیس ہزار ممبر قائم ہوے
کہ اوسپر علما واسطے وعظ کے بٹھلاے گئے اور ایسے ہی سب خلافتون مین فتوحات ہوتی رہین مگر عمر خطاب کے
خلافت مین امورات مذکورہ کا خوب ظہور ہوا تو تمکین دین موصوف کی یہہ منظر ٹھہری کہ ان فتوحات اسلام سے
سب مسلمانون کی خوشی حاصل ہوئی مگر بزعم شیعہ جناب امیر اس دین سے راضی نہین رہے وہ اپنا دین
باطن مین اس سے خلاف رکھتے تھے اور اوسکو دین خاصہ اور اسکو دین عامہ کہتے تھے اور تقیہ مین
گذران کرتے تھے اور ان سب مسلمانون سے ناراض رہتے تھے کہ حق خلافت میرا تھا ان خلفانے غصب
کر لیا ہے اور یہہ سب مسلمان اس غصب مین شریک ہین یہ اونکی کتابون مین لکھا ہے مگر مین نے کتب کا
حوالہ نہین دیا کسوجہ سے کہ یہ باتین مسلمات شیعہ سے ہین جس صاحب کو تحقیقات منظور ہو ان کے علما سے
پوچھے اگر وہ کہین کہ جناب امیر سب مسلمانون کی طرح اس تمکین دین پسندیدہ سے خوش تھے تو کوئی تکرار
باقی نرہا اور مذہب سب شیعون کا رد ہوا ہم بھی یہی کہتے ہین کہ جناب امیر بھی گروہ صحابہ مین شامل تھے
اور اس دین پسندیدہ سے خوش تھے اور اگر ناراضگی اور تقیہ مین رہنا اور خلافت کے فراق مین تمام عمر کو
آخر کرنا اور ان صحابہ پر غیظ رکھنا اور ظاہر مین ملا رہنا اور دل مین عداوت رکھنا کہ جسکو نفاق کہتے ہین بیان
کرین تو سمجھو کہ ان کے علما کی برابر کوئی دشمن جناب امیر کا نہین ہے کہ جناب کو منافق اور مخالف اہل اسلام

اور مسلمانون کا قرار دیتے ہین اور مخالف گروہ صحابہ سے کہ اہل اسلام وہ بھی ہین اونکا مخالف
اہل اسلام نہین ہو سکتا مسلمانی سے خارج ہے نسبت جناب امیر کے ثابت کرتے ہین اظہار دعویٰ
حق تقیہ مین ہے اگر تقیہ نہ کرین تو مسلمانون کی تلوار سے بچ نہ سکین گے تو یہ لوگ منافق ہین
فرماتا ہے اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ترجمہ اور
البتہ البتہ بدل دیویگا پیچھے خوف اونکے امن کو۔ حضرت عثمان غنی کے عہد مین اسقدر دور دراز تک
عملداری تھی کہ گیارہ مہینے کے راستہ پر اونکے لشکر کی رسد جاتی تھی اور اتنی دور تک کچھ کافرون کا خوف
وخطر نہ تھا رسد امن چین سے چلی جاتی تھی شیعہ کہتے ہین کہ علی مرتضیٰ کو اسقدر خوف رہتا تھا کہ ہمیشہ
تقیہ مین گذران کرتے تھے خلافت کا لے لینا برطرف اپنا استحقاق خلافت بھی ظاہر نہ کر سکے فدک
چھین لیا کچھ نہ کر سکے حضرت فاطمہ زہرا پر دروازہ گرا دیا بعضے کہتے ہین کہ شکم پر لات ماری اور محسن علی
شکم مین تھے اونکا اسقاط ہو گیا اور حضرت سلام علیہا کی شہادت بھی ایسی ہوئی تو بھی کچھ نہ کر سکے اور
اپنے حق کو مارے خوف کے ظاہر نہ کر سکے پیچھے اونکے ہمیشہ نمازین پڑھتے رہے اور بعد وفات شیخین کے
اون مردون سے بھی ڈرتے رہے اپنی خلافت مین کسیطرح کا مسئلہ مذہب خاصہ کا جو شیعہ کا مفترا
ہے کبھی ظاہر نہ کر سکے اور ہمیشہ سیرت شیخین پر عمل کرتے رہے اور اپنا جمع قرآن بھی نہ جاری کیا اور
اس قرآن جمع عثمانی کو جاری رکھا اور متعہ کو بھی نہ جاری کیا تراویح بزعم شیعہ بدعت عمری تھی وہ بھی
قائم رکھی خوفناکی جناب امیر کی کہانتک بیان ہو کہ انکا سارا مذہب خوفناکی ہی سے پیدا ہوا ہے پس
وعدۂ الٰہی نسبت تبدیل خوف کے امن سے جناب امیر مین کسوقت ظاہر ہوا کہ موعود من اللہ یہی ہون
اور اور کوئی کہ جنکے حق مین وعدہ وفا ہوا اور اونکا خوف بدل گیا امن سے نہون يعبدونني ترجمہ
عبادت کرینگے میری۔ عبادت کرنے کی نسبت جمیع خلفاء راشدین کی طرف اور اونکے اتباع کی طرف
ہے کہ جمع کے صیغہ سے ارشاد فرمایا ہے جہاد کرنا کافرون سے یہ بھی عبادت ہے لیکن جناب امیر کو
بطفیل صحابہ اور خلفاء ثلاثہ بعد فتوحات اسلامیہ کے سامان ذکر الٰہی کا خوب میسر آیا چنانچہ چار دن

خاندانون کو پہونچتا ہے اور شیعہ ان خاندانون مین نہین ہین اور خلفاء راشدین مین ہونا جناب امیر کا ثابت
ہو گیا بزعم شیعہ موعود من اللہ ہونا جب ثابت ہو کہ جب جناب امیر مذہب خاصہ خلاف خلفاء ثلاثہ نرکھتے ہون
اور سنت جماعت کے نزدیک کوئی مذہب خاصہ تقیۃً نہین رکھتے تھے بلکہ انہین ہی شامل تھے تو خلفاء
راشدین اور موعودین اللہ مین بھی تھے اور جو فضیلتین خلفاء راشدین کو اس وعدہ مین ثابت ہین وہ جناب
امیر کو بھی ثابت ہین۔ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا نہین شریک کرینگے میری ذات مین کسی چیز کو یہ دلیل ہے اوپر
خلفاء موعودین کے خاتمہ بخیر ہونے کی اور ابتداء ایمان سے لغایت جان بحق ہونے تک ثبوت ایمان اور
لزوم کلمہ تقوی کے کس سبب کہ لفظ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کو بصیغہ ماضی بیان فرمایا ہے اور یَعْبُدُوْنَنِیْ اور
لَا یُشْرِکُوْنَ کو بصیغہ مضارع یعنی زمانہ حال و استقبال مین تعبیر کیا معلوم ہوا کہ تینون زمانے اونکا ایمان اور عمل
صالح سے خالی نہین ہونگے اور شرک بھی اونسے نہین ہونیکا اور الزام کلمہ تقوی عبارت اسی سے ہے جو فرماتا ہے
اللہ تعالی وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا یعنی لازم کیا اونکو کلمہ تقوی کا اور وہ تھے ہی اسکے
لائق اور اہل اوسکے اور اس سے رد ہوا قول شیعون کا کہ ہمہ صحابہ مرتد شدند و از دین برگشتند اور جنکو استثنا
کیا ہے وہ خلفاء موعودین نہین ہین اور یہ دلیل ہے اوپر خلوص نیت اونکی کے کس سبب سے کہ ایمان کی دو
طرفین ہین ایک اقرار باللسان دوسری تصدیق بالجنان یعنی زبان سے اقرار کرنا اور دل سے تصدیق کرنی یہ
دونون لفظ آمَنُوْا مین موجود ہین اقرار زبانی کو ہر کوئی جانتا ہے تصدیق دلی کو سوا اللہ کے اور کوئی
نہین جانتا جبکہ ایفاء وعدہ خلفا کی ذات مین ثابت ہوا اور اوسنے وعدہ ایمان لانیوالونکو کیا تھا تو معلوم
ہوا کہ تصدیق دلی بھی اون مین موجود تھی تب ایفاء وعدہ اونکی ذات مین ہوا ایسے ہی عمل صالح مین دو جہتین
ہین ظاہر و باطن ظاہر ارکان مخصوصہ باطن خلوص نیت عمل صالح ظاہری اللہ کے نزدیک صالح نہین ہے جب تک
خلوص نیت نہو جب اللہ تعالی نے عاملین صالح کو وعدہ کیا اور ایفا بھی کیا تو معلوم ہوا کہ اللہ کے نزدیک
عمل اونکے صالح بھی تھے اب یہ شبہہ رہا کہ پہلے اعمال خلفا کے صالح ہون اور ایمان ثابت ہو اور بعد لینے خلافت کے
دنیادار ہو جاوین اور دین سے پھر جاوین تو اللہ تعالی نے واسطے نفی اس شبہہ کے یہ فرما دیا کہ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ

بی شیئا یعنی زمانہ حال و استقبال مین میری عبادت کرتے رہینگے اور میری ذات مین کسی کو شریک نہین کرنے کے
عبادت مین نہ شریک کرینگے کئی لطف پیدا ہوے ایک تو یہ کہ عبادت اون خلفا مین دکھلاوا نہین ہونیگی
کس سبب کہ دکھلاوے کی عبادت مین جسے دکھلاوا کرتے ہین وہ شریک معبودیت ہوجاتا ہی جب اللہ تعالی نے نفی شرک
ہر چیز کی کردی جسکے دکھلانیکو عبادت کرتے ہین اوسکی بھی نفی ہوگی دوسرے یہہ کہ عبادت اگر خواہش نفس کے
واسطے ہو تو خواہش نفس بھی معبود ہوجاتی ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی اکمن اتخذ الٰهه هواه یعنی پکڑا معبود اپنا
خواہش اپنی کو تو اللہ یعنی معبود کے خواہش نفس بھی ہوگی جبکہ نفی شرک اون خلفا سے اللہ تعالی نے فرمادی تو معلوم
ہوا کہ عبادت اونکی واسطے خواہش نفس کے بھی نہین ہونیگی ایک خلوص نیت اونکا بکلی ثابت ہوگیا تیسرے یہہ
کہ وعدہ الٰہی تین چیز سے لاحق ہوا ایک استخلاف فی الارض دوسری تمکین دین پسندیدہ تیسرے تبدیل خوف
امن سے وہ خلفا موعودین ہین اسواسطے کہ جو ہوا اور وہ اونکے مخالفین کو نصیب نہ ہو سکا تو خاص اونہین کیواسطے
وفا ہوا تو ثبوت ایمان و عمل صالح کا واسطے اونکے خوب ہوگیا کس سبب کہ اگر ایمان و عمل صالح اونکو نہوتے تو ایفاء وعدہ
اونہین نہوتا کس سبب کہ ایفاء وعدہ ایمان و عمل صالح پر موقوف تھا پس جو لوگ کہ اونکو منافق کہینگے وہ منکر قرآن ہونگے

مَن کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰئِکَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ ۞ اور جو کوئی کہ پھر جاویگا بعد اسکے پس وہ لوگ وہی ہین بے حکم یعنی حکم
الٰہی کے باہر ہوجانیوالے یعنی اللہ تعالی نے جب مسلمانون کو دولت دی کہ جب پیغمبری اونمین آئی تو وہ ایمان لائے اور جب پیغمبر نے
اونکو احکام پہونچائے تو اونہون نے عمل صالح کئے اور جب کافرون نے اونکو اپنے وطن مین ایذا دی تو اونہون نے اوس وطن کو چھوڑ کر یعنی مکہ کو
مدینہ مین چلے گئے اور مدینہ والون نے اونکو مدد دی پس جب اونکے کافرون پر جہاد کرنے لگے اور فتح پائی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن ودین
اور دین کامل ہوا تا ایندم کوئی خلیفہ مسلط فی الارض یعنی بادشاہ نہوا تھا کہ تمکین اس دین کی ہوجاتی اور آسایش مسلمانون کو
حاصل ہوجاتی پھر بالبدل ایمان اور عمل صالح اور جہاد اور ہجرت اور ایذا اوٹھانیکی کافرون سے وعدہ دیا کہ تمکو بادشاہت مع نیابت
پیغمبری کی بھی ہوگی اور اوس وعدہ کو وفا بھی فورا کیا یعنی بعد پیغمبری سے فی الفور خلافت دیدی کہ اوسکے سبب تمام کافر تہ تیغ ہوگئے یا اکثر کہ اکثر بھی
حکم کل کا رکھتا ہی اور کیسی فتوحات ہوئین کہ دین تمام یا اکثر ملکون مین پہونچ گیا پھر اس دولت کو بعضے لوگون نے دولت نہ سمجھا اور اس
نعمت الٰہی کو موجود دیکھ اور خلیفون پر بیہودہ اعتراض کرنے لگے یعنی خلفاء ثلاثہ اولین پر اعتراض کرتے کرتے رافضی ہوگئے یعنی
جب امام زید ابن علی زین العابدین ابن حسین ابن علی مرتضی رضی اللہ عنہم کو میدان مین بمقابلہ خارجیون کے چھوڑ کر بھاگ گئے وجہ

دیکھی ہوئی ہی کہ ایک شخص برا کہتا تہا ابو بکر صدیق کو اوسنے افترا کیا کہ حضرت فاطمہ زہرا نے ایک ہبہ نامہ ابو بکر صدیق
کے سامنے پیش کیا تہا اوسپر گواہی علی مرتضی اور ام ایمن اونکی بہن کی تہی سو ابو بکر نے یہ ہبہ نامہ منظور نہ کیا کہ اسمین
گواہی ایک مرد اور ایک عورت کی ہی اور اللہ تعالی نے قرآن شریف مین دو مرد یا ایک مرد و دو عورتین فرماتا ہی حضرت زید شہید نے
اوسکو جواب دیا کہ کیا قباحت ہوئی اگر ابو بکر نے یہ کہا افبرجل وامرأة تستحقینہا کیا تم ایک مرد اور ایک عورت سے مستحق ہو جاوگی اگر
یہ معاملہ میرے پاس آتا تو مین بھی یہی جواب دیتا تو شیعون نے جو حضرت زید شہید کے ساتھ تہے یہ سمجھا کہ یہ ہماری کسی اعتراض کو
نسبت خلفاء ثلاثہ کی لگنے نہین دینگے پس اونکو میدان مین چہوڑکر فرار کر گئے حضرت زید شہید نے یہ کہا رفضتنا وہم الرافضۃ یعنی
چہوڑ دیا ہمکو اور وہ لوگ رافضی ہین - اور طبرانی اور دارقطنی مین ہی کہ ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی المرتضی رضی اللہ عنہم نے اپنے باپ سے
اونہون نے اپنے دادا سے روایت کی ہی کہ فرمایا علی بن ابیطالب نے ظاہر ہونگے آخر زمانہ مین ایک قوم کہ نام رکہی جاویگی رافضی چہوڑدینگے اسلام کو
اور دارقطنی مین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جلد ہی کہ آویگا بعد میرے ایک قوم کہ انکے لیے لقب کیا جاویگا اونکا
رافضی پھر اگر تو پاوے اونکو قتل کر اونکو کہ وہ مشرک ہین کہا مین نے یا رسول اللہ کیا علامت اونمین ہوگی فرمایا زیادتی کرینگے تجہمین جو چیز
کہ تجہمین نہوگی اور ایک روایت مین یہ اور زیادہ ہے کہ ظاہر کرینگے محبت ہماری اہل بیت کی اور نہین ہونگے ایسے اور نشانی اونکی یہ ہی کہ برا
کہینگے ابو بکر و عمر کو اور حضرت فاطمہ زہرا اور ام سلمہ سے ایسے ہی ثابت ہوئی ہے پس ثابت ہوا کہ مصداق من کفر بعد ذلک کے یہ لوگ ہین بعضے
بعضے لوگون نے جناب پیغمبر سے پوچھا کہ ہم ابو بکر صدیق کے ساتھ ہوکر کافرون سے لڑے اور غنیمتین پائین اور ہندیون پر کار بند ہوے ایسے ہی عمر خطاب کے
ساتھ ہوکر کافرون سے لڑے اور غنیمت وسبی ہمارے ہاتھ آئین اور اسیطرح عثمان غنی کے ساتھ ہمکو اتفاق ہوا اور جسوقت کہ ہم تمہارے ساتھ ہوے اور
امیر معاویہ سے لڑائی کا اتفاق ہوا تمنے ہمکو غنیمت وسبی سے بالکل محروم کر دیا وجہ کیا ہی جناب امیر نے فرمایا کہ اونکو اتفاق لڑائی کا کافرون سے
ہوا اور ہمکو اتفاق لڑائی کا باغیون سے اور یہ گروہ ہمارے بھائی ہین باغی ہوگئی ہین ہمسے کافر نہین ہوگئے پاس بسبب حرمت اسلام اور ایمان کے
انکی غنیمت وسبی جایز نہین ہوسکتی اعتراض کیا کہ اونکو قتل کیون کرتے ہو حالانکہ اللہ تعالی قرآن شریف مین فرماتا ہی ومن یقتل مؤمنا متعمدا
فجزاؤہ جہنم یعنی جو کوئی ماریگا مومن کو قصد کرکے تو جزا اوسکی جہنم ہی فرمایا اس سے مراد بحیثیت ایمان مارنا ہی یعنی بسبب ایمان کے قتل کر دیوے تو
تو جزا اونکی دوزخ ہی ہم اونکو بسبب ایمان کے نہین قتل کرتے بسبب بغاوت کے قتل کرتے ہین اور یہ قتل کرنا بسبب بغاوت یا قصاص کے فرمائی
بات ہی یہ وغیرہ مین مسلمانون مومنون کو بہی جایز ہی اور لشکر درست خارجیون کی یہ بات سمجھ مین نہ آئی اور رافضیون کی طرح دین سے
پلٹ گئے اور رافضیون سے زیادہ ہوے اور خلیفہ راشد سے پہر گئے یہ لوگ سب من کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون مین داخل ہین اور شیعہ

جناب امیر کو خلافت خلفاء ثلاثہ سے بیزار ہوا بتلاتے ہین اور وعید من کفر کو جناب امیر پہ لازم کرتے ہین کہ جناب امیر بسبب تقیہ
بغیض رہتے تھے اور تقیہ مین زندگانی گذرانتے تھے تو اول کفران نعمت خلافت کے کرنیوالے ہوئے اور خلفاء ثلاثہ کی خلافت کو
نمانتے والے ہوئے اور اس دولت عظمی سے محروم ہونیوالے ہوئے اور ناشکری کرنیوالے ہوئے پس ناشکروں پر تعریض اللہ تعالی نے فرمائی ہے
ہم اعلم بشیعون کہ کبھی حق پر ہین دوستی کی آنکھ دشمنوں سے زیادہ کام کرتے ہین ایسا زیادہ دشمن جناب امیر کا نہین ہے کہ اونکو دین کے لئے بھی کچھ نہ
اور دنیا کی بھی کہ عاجز اور مغلوب ہمیشہ اونکو دنیا مین بتاتے ہین اور دین و دنیادار نہین جو لوگ تابع قرآن و حدیث و صحابہ رسول اللہ اور
دین اسلام کے جاری کرنیوالے اور کفر کو جہان سے دور کرنیوالے اور اصل اہل اسلام عبارت اونہی سے ہے اور فتوحات اسلامیہ عبارت انہی
صحابہ سے ہے جو اونکو کافر و مرتد پر ہوئین ایسے لوگون سے جناب امیر کو بیزار ہوا اور چھپا ہوا الامذہب تقیہ صداقت کو بتلاتے ہین اور وہ مذہب جاہلہ
کسی قرآن اور حدیث اور قول صحابہ رسول اللہ سے ماخوذ نہین ہے خاص نکالا ہوا اونکا بتاتے ہین ایسا دین جو خلاف قرآن کلام اللہ
اور حدیث رسالت پناہی اور اجماع صحابہ اور تابعین کے ہوگا کسی طرح سے قابل تسلیم اوسکو باور نکریگی اور سب بارہ اماموں کو یہی
ہی نسبت کرتے ہین جو جناب امیر کو مذکور ہوئی کہ وہ بھی ہمیشہ تقیہ مین رہے اور اپنے دین کو چھپاتے رہے اور غرض اونکی یہ ہے
کہ صحابہ پر تہمت غصب خلافت اور التباس دنیا اور عداوت اولاد رسول اور ارتداد کی قائم کرکے دین خدا اور رسالت
رسول اللہ کی بیخ کنی کیجئے کس سبب قرآن جو نازل ہوا ہے اول زبان صحابہ پر تھا بعد کو جو جمع ہوا ہے زبان صحابہ سے
نقل ہوکر ہوا ہے قرآن کا اعتبار نہ رہیگا اور حدیث جو نقل ہوئی وہ بھی زبان صحابہ ہی سے ہوئی ہے تو حدیث کا اعتبار نہ رہیگا
قرآن اور حدیث یہی اصل اصول اہل اسلام کے ہین ان دونون کا استعمال کیجئے آگے دور خلافت خلفاء مین کہ تمام دین متمکن
و مضبوط ہوا اور تمام فتوحات کفر و عجم سے اونکو میسر ہوئین اور گروہ اسلام عبارت اونہین سے ہے اوسکو کھو دیا کر پھر گروہ دنیادار نہ رہی دین کا
اہل اسلام کی بہشت اور سزا کافرون کی دوزخ مرتب ہوگی ان گروہ اہل اسلام کو اہل اسلام نہ قرار دینا اور معاذ اللہ مرتد بنانا ایسا ہے
جیسے آفتاب پر خاک ڈالنی کہ آفتاب چھپ جاوے آفتاب تو نہین چھپنے کا وہ جیتنی دھول ہوگی تمہاری اوپر ہی اوپگی فلک کا تھوکا تم
مین آویگا معلوم ہوا کہ گروہ دشمن مین اہل اسلام کے اور بڑے دشمن ہین غرضکہ اہل اسلام کے اجماع کو یون باطل کرتے ہین فللہ الحجۃ البالغہ
اور واسطے اللہ کی حجت پوری ہی وہ پوری حجت ایک تو قرآن ہے دوسرے حدیث رسول اللہ تیسرے اجماع امت ان تینون کو انہی اوپر سے یون دفع کیا اگر
دور تک رہا اونکے ذمہ تہمت تقیہ کی رکھکر اقوال اونکے کو بالکل بے اعتبار کر دیا ہے کہ جو ظاہر مین بالکل مذہب خاص کے دین پر تھے اور باطن
مین بالکل برخلاف تھے جو کام منافقون کا ہوتا ہے وہ اونکے ذمہ پر ثابت کرتے ہین جو قول ظاہر مین اونکے ہے تو وہ تقیہ تھی پس حجت بھی
جو امامت سے متعلق تھی اوسکو یون باطل کیا ہے اگر سمجھینگے کہ قول ائمہ کا سب سند ہے تو اپنے دین کو کھو بیٹھینگے اور تقیہ کی جڑ
اور بنیاد سب بالکل اوکھڑ جاویگی اور تسلیم علی مرتضی خلافت خلفاء ثلاثہ کی بالکل ثابت ہو جاویگی مذہب شیعون کا بالکل رد
ہو جاویگا و ما علینا الا البلاغ جو کوئی اس تحریر کو سمجھیگا بشرطیکہ اوسکے دل مین ایک ذرہ ایمان کا ہوگا شیعہ نہین ہوگا
اور سب گروہ اسلام کا تابع ہو جاویگا اور جو بالکل اوسکے دل مین کفر ہی بسا ہوا ہوگا تو نہین مانیگا ۔ ان ہذہ الا تذکرۃ للمتقین